السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے ہاتھ میں (فدک فی التاریخ) "فدک تاریخ کے آئینہ میں "نامی ایک کتاب آئی جس کا مؤلف دونوں خلیفوں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (نعوذ باللہ) کا فر قرار دیتا ہے اس کتاب کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رافضیوں (لعنہم اللہ) کا عقیدہ ہے کہ دوسرے انسانوں کی طرح نبی کریم ﷺ کا مال بھی آپ کے وارثوں میں تقسیم ہونا چاہئے تھا لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ازراہ ظلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی وراثت سے محروم کیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کی جب کہ مدینہ کے قریب فدک نامی رقبہ نبی ﷺ کی ملکیت تھا لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں تصرف کیا اور اسے اپنی ملکیت میں لے لیا یا اسے انہوں نے بیت المال میں داخل کر دیا اس کتاب کا مصنف خبیث عقیدے کا مالک ایک رافضی ہے اس سے اور اس کے کذب و بہتان سے ہٹ کر دور رہنا واجب ہے کیونکہ نبی ﷺ نے تو خود ارشاد فرمایا تھا کہ :

لا نورث ما ترکنا صدقة (صحیح بخاری ح:۵۳۵۸)

"ہمارا مال وارثوں میں تقسیم نہیں ہوتا بلکہ ہمارا ترکہ تو صدقہ ہوتا ہے''

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس زمین کے ساتھ وہی معاملہ کیا جو رسول اللہ ﷺ اپنی حیات پاک میں کیا کرتے تھے ۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ روافض عقل سے کام نہیں لیتے ۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38